کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیاں دور کرے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍جون ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ دعا کا طریق اور دعا کا فلسفہ قرآن کریم میں بیان کر دیا ہے اور میں نے متعدد بار آپ دوستوں کو بتایا ہے کہ دعا کے بغیر اور دعا کے نتیجہ کے بغیر یہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق قرآن کریم نے ہمیں یہ علم دیا کہ وہ ہر جگہ ہے۔ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ہر جگہ تو ہے لیکن میں کہاں ملوں اس سے۔ کیا ان گلیکسیز (Glaxies) میں اسے تلاش کروں جن کا ابھی انسان کو علم ہی نہیں۔ چاند یا سورج یا ستاروں میں جا کے اسے تلاش کروں اس لئے قرآن کریم نے اس بنیادی سوال کا جواب دیا اور بتایا کہ اگر اور جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دو اِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرۃ:۱۸۷) کہیں اَور جانے کی ضرورت نہیں میں تمہارے پاس ہی ہوں۔ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ ہے، اس میں یہ بتایا گیا۔ دعا کے متعلق ہی یہ آیت ہے کہ مجھے پانے کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے اپنے قرب میں مجھے پاؤ گے۔

یہ اور اس قسم کی بہت سی آیات بہت سے دیگر مسائل بھی حل کرتی ہیں لیکن اس وقت میں یہ بتا رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کہتا ہے کہ تمہیں مجھے پکارنے کے لئے اونچا بولنے کی بھی ضرورت

نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ بولنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اعلان کیا گیا کہ جو تمہارے صدور میں ہے، سینوں اور خیالات کے اندر ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:۱۸۷) دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ مانگو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

انسانی زندگی میں نشیب و فراز، اونچ نیچ لگی ہوئی ہے۔ یہ زندگی کا خاصہ ہے۔ عسر اور یسر کا قرآن کریم میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس پسِ منظر میں جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے اس میں خصوصی طور پر، بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور کرے اور جس طرح ہمیشہ ہی اپنی ترانویں سالہ زندگی میں ہم نے مشاہدہ کیا، وہ ہماری مدد کو آیا۔ کیونکہ جس وقت دنیا کے سارے دروازے انسان پر بند ہو جاتے ہیں تو صرف ایک، صرف ایک دروازہ ایسا ہے جس کے متعلق یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ انسان پر بند نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے۔ اسے کھٹکھٹائیں، تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ وقتی ادوار ہیں مومن کے لئے۔ ایک حقیقی مسلمان کی زندگی میں، اللہ تعالیٰ نے کہا میں تمہیں آزماؤں گا۔ آئیں گے یہ ادوار لیکن ابدی خوشیاں اور حقیقی خوشیاں اس زندگی میں بھی سوائے مومن کے اور کسی کو نہیں ملتیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ ہماری کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالے اور جس کے ہم مستحق بھی نہیں وہ ہمیں عطا کرے۔

میں پہلے بتا چکا ہوں کہ کافر، فاسق اور ظالم کے معنی کیا ہیں۔ ان کے معانی میں باہمی نسبت کیا ہے۔ اور میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے قرآن کریم میں جو سزائیں کھول کر بیان کی ہیں ان کا میں ذکر نہیں کرنا چاہتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ان لوگوں سے ہے ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک کا ذکر میں نے کیا تھا۔ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (ھود:۱۹)

لعنت کے تین موٹے اور بنیادی معنے میں نے بتائے تھے۔ ایک یہ کہ ملعون سے خدا تعالیٰ بیزار ہو جاتا ہے اور اس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی لعنت بھیجتا ہے اور وہ

بیزاری کا اور نفرت کا اعلان کرتا، اور وہ ایسا ہی سلوک کرتا ہے جو ایسے شخص سے کیا جاسکتا ہے یا کیا جانا چاہیئے جس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو اور متنفر ہو۔

دوسرے اس کے معنے ہیں بُعد اور دوری کے کہ وہ خدا کا بندہ جسے خدا تعالیٰ نے بندہ بننے کے لئے پیدا کیا تھا، وہ قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے، دوری کی راہوں کو اختیار کرتا اور اپنے اور پیار کرنے والے رب کے درمیان بُعد اور فاصلے ڈال دیتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ کہتا ہے میں بھی تجھ سے دور ہو گیا اور مقربانِ الٰہی کے لئے جو وعدے ہیں، وہ تیرے حق میں پورے نہیں ہوں گے۔

اور تیسرے یہ کہ اپنی دشمنی کا اعلان کرتا ہے۔ میں تمہارا دشمن ہوں اور دشمن، دشمن سے جو کرتا ہے۔ انسان، انسان کی اگر دشمنی ہو تو بہت سی روکیں ہیں ایک دشمنی کی راہ میں اپنی دشمنی کے منصوبوں کو کامیاب کرنے کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی دشواری نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں تم سے دشمنی کروں گا۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ (الرعد:۱۵) کہ کافروں کی دعا اس زندگی میں اور ان کی جو چیخ و پکار قیامت کے روز ہو گی، وہ قبول نہیں کی جائے گی۔

اس زندگی میں قبولیت دعا کا نشان انہیں نہیں ملے گا۔ استثنائی طور پر اس ورلی زندگی میں خدا تعالیٰ ہر قسم کے انسان کی دعا سنتا ہے تا کہ اس کی اصلاح کا دروازہ کھلا رہے اور وہ اپنے رب کو پہچان لے۔ وہ اور چیز ہے۔ ایک شخص کی ستر سالہ پچھتّر سالہ اسی سالہ زندگی میں ایک دعا کا قبول ہو جانا، یہ اور چیز ہے اور اس کے بندے کے لئے ہر اس موقع پر جب وہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تمہارے سارے منصوبے جو میرے بندوں کے خلاف ہوں گے انہیں ناکام کردوں گا۔ خدا تعالیٰ سے تو کوئی دشمنی نہیں کرسکتا۔ نہ خدا تعالیٰ کی ذات کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ آخر میں ذکر تو اس کے بندوں کا ہی آجاتا ہے۔

پہلا یہ کہ تمہارے سارے منصوبے جو تم میرے بندے کے خلاف کرو گے، انہیں ناکام کردوں گا اور وہ سارے منصوبے جو تم اپنے فائدہ کے لئے اور ترقیات کے لئے کرو گے، ان کو بھی ناکام کروں گا۔ میں مختصراً چند پہلو بیان کروں گا۔ ایک یہ اعلان کیا گیا ہے اللہ کا۔ وہ در کھول

دیا جانا، یہ اور چیز ہے۔ زمین و آسمان کا فرق ہے ان میں۔

پس قبولیت دعا کے نشان سے کافر، فاسق اور ظالم کو محروم کیا جائے گا۔ صرف اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اس کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔ یہ میں بار بار واضح کرتا ہوں بعض لوگ سمجھیں گے کہ بہت ساری اور باتیں ہیں ان کو چھوڑ گئے ان میں سے بھی شاید چھوڑ جاؤں لیکن جو میرا مضمون ہے اس کے لئے میں نے بعض چیزوں کو منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(اٰلِ عمران:۷۸)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہدوں اور قسموں کے بدلے میں (اور قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ ایک عہد فطرت انسانی سے بھی لیا گیا) تھوڑی قیمت لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نعماء کے مقابلہ میں دنیوی نعمتوں کو ترجیح دیتے اور انہیں قبول کر لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان پر نظرِ التفات ڈالے گا۔ قیامت کے دن انہیں پاک نہیں ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

اس آیت میں سے میں مندرجہ ذیل باتیں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات نہیں کرے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس دنیا میں کثرت سے ان سے بات کرے گا لیکن اس دنیا میں خدا تعالیٰ اصلاح کا دروازہ اور واپس اس کی طرف لوٹ آنے کی جو راہ ہے۔ وہ بند نہیں کرتا۔

اس واسطے غیر مسلم کو جو کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ عیسائی ہے، ہندو ہے، بدھ مذہب ہے، پارسی ہے، یہودی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ کبھی ان کو سچی خواب آجاتی ہے۔ ایسی کہ ان کا دماغ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ بات سوائے علّام الغیوب کے مجھے کوئی نہیں بتا سکتا تھا، مجھے اس کی طرف جانا چاہیئے۔ نشان اس کو دکھا دیا کہ میری طرف آؤ۔ یہاں قیامت کے دن کا جو ذکر کیا یہ اس لئے کہ وہاں تو فیصلہ ہو گیا۔ انجام بد اس کے سامنے آ گیا۔ ان سے ایک بات بھی

نہیں کرے گا۔ یہ سلوک ہے اللہ تعالیٰ کا۔ ان کو اس قابل نہیں سمجھے گا کہ پیار کرنے والا خدا، معافی مانگنے کی آواز سننے کے لئے تیار ہو جانے والا خدا، وہ انکار کر دے گا ان سے بات کرنے سے، پیار کی باتیں نہیں کرے گا۔ یہ دونوں پہلو اس کے اندر آ جاتے ہیں اور جو عذر وہ پیش کرنا چاہیں گے۔قرآن کریم نے دوسری جگہ یہ بتایا ہے کہ دروازہ کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا جائے گا ان کو اور بہت ساری آیات اس کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔تو کسی قسم کی کوئی بات ان سے کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ یہ سلوک ہے اللہ تعالیٰ کا۔ اس دنیا میں کثرت سے کلام نہیں کرے گا۔ مرنے کے بعد بات بھی نہیں کرے گا اور دوسری بات اس میں یہ بیان ہوئی ہے کہ ان پر نظر نہیں ڈالے گا۔

ویسے تو ہر وقت ہر چیز اس کی نظر کے سامنے ہے۔تو یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ نظرِ التفات، پیار اور توجہ کی نظر، وہ نظر جو دعاؤں کے بغیر عطا کرنے والی ہے۔اگر انسان کو اس دنیا میں صرف دعا پر چھوڑ دیا جاتا تب بھی انسان کے لئے ہلاکت ہوئی۔ آپ کو تو اپنے نفع کا بھی نہیں پتا اس زندگی میں۔مگر خدا تعالیٰ کو پتا ہے وہ اس کے سامان پیدا کرتا ہے۔آپ نے اپنے وجود کے لئے اپنی ذات کے لئے وہ تمام صلاحیتیں اور استعدادیں پیدائش کے وقت مانگیں تھیں؟ جو اس نے آپ کو عطا کر دیں۔تو اس وقت دعا اور ہم کلام ہونا تو ہے اور وہ جو پیار کی باتیں کرتا ہے اس کا سوال نہیں بلکہ اس نے دیکھا اور فیصلہ کیا اور یہاں مطلب یہ ہے کہ نظرِ التفات نہیں ہوگی اور ان کے حق میں محبت کا کوئی فیصلہ نہیں ہوگا۔ مانگیں گے تب بھی نہیں ہوگا۔ضرورت ظاہر ہوگی ان کی۔ ایک تڑپ ایک دکھ ان کے اندر۔ دکھ کی زندگی گزار رہے ہوں گے جہنم میں خدا تعالیٰ کوئی پرواہ ہی نہیں کرے گا۔ یہ ہے لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ (اٰلِ عمران:۷۸) کے معنے۔

اور تیسری بات انہیں پاک نہیں ٹھہرائے گا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو پاک سمجھتا ہے۔ پاک ٹھہراتا ہے یا نہیں، حتمی فیصلہ کا اعلان اس زندگی میں خدا تعالیٰ نہیں کرتا کیونکہ اس نے کہا ہے کہ دعائیں کرو توبہ کرو۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا (الزمر:۵۴) جن کے سروں پر پہاڑ ہیں گناہوں کے ان سے کہتا ہے مجھ سے مایوس نہیں ہونا۔

تو خدا تعالیٰ یہ اعلان کردے کہ میں نے تجھے ناپاک ٹھہرایا۔ اس کے بعد تو اس کے لئے پھر واپس آنے کا سوال نہیں۔ اس واسطے اعلان کیا گیا کہ جو گندی زیست میں جان دے دیں گے، ناپاکی میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا اس کا اعلان کرے گا قیامت کے دن۔ کیونکہ اس وقت تو واپس آنے کا سوال ہی نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر ساری دنیا جہان کی دولتیں تمہارے پاس ہوں اور تم فدیہ دینا، کفارہ دینا چاہو تب بھی تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ میں دہراؤں گا یہ مضمون تا آپ کے ذہن میں یہ Points جو ہیں مختلف یہ ہیں کہ جب تک تم اس زندگی میں، اس ورلی زندگی میں کفر اور فسق اور ظلم کی حالت میں رہو گے۔ تم ہر دو پہلو سے ناکام ہو گے۔ تمہاری ساری کوششیں میرے پیارے بندوں کے خلاف، بے نتیجہ اور ناکام ہوں گی اور تمہاری کوششیں اپنی بھلائی کے لئے جو صحیح معنی میں بھلائی اور کامیابی ہے، اس میں تمہاری ساری کوششیں ناکام ہوں گی۔ یہ نمبر ایک کے تین پہلو ہیں۔

دوسرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کفر اور فسق اور ظلم کی زندگی گزارنے والے ہیں ان کی دعائیں رد کر دی جائیں گی۔

اور تیسرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر، فاسق اور ظالم سے اللہ تعالیٰ ہم کلام نہیں ہوتا۔ نہ پیار کی باتیں ان سے کرتا ہے نہ ان سے ان کے عذر سنے گا قیامت کے دن۔

اور چوتھا سلوک یہ بتایا کہ ان پر نظر التفات نہیں ڈالتا۔ دعا کے بغیر جو ضرورتیں وہ اس زندگی میں پوری کرتا ہے محض اپنے فضل سے وہ پوری نہیں کرے گا۔

اور پانچویں یہ کہ وہ انہیں پاک نہیں ٹھہراتا، نہ اس زندگی میں جب تک ان کی یہ حالت ہے، نہ اخروی زندگی میں جب تک وہ جہنم میں جانے کے بعد ایک اور راستہ سے پاک ہو کر جنت میں نہیں جاتے۔ کیونکہ جہنم جو ہے وہ اسلام کے نزدیک ہمیشہ کے لئے نہیں، اصلاحی ہے جب تک ان کی اصلاح نہیں ہوتی انہیں پاک نہیں ٹھہراتا جس کے معنے اس دنیا میں یہ ہیں اور اس دنیا میں بھی کہ ان تمام افضال اور نعماء سے محروم کئے جاتے ہیں جو ان لوگوں کو ملتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک ہیں۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص بھی دوسرے کو کافر نہیں کہہ سکتا۔ سوائے اس کے کہ یہ دعویٰ کرے کہ جس کو میں کافر کہوں گا اس کے متعلق

خدا تعالیٰ کو مجبور کرنے کی بھی اہلیت رکھتا ہوں ان پانچ باتوں کے متعلق بھی جس کو میں کافر کہوں گا خدا تعالیٰ کی اس پر لعنت پڑے گی۔ اس پر خواہ خدا تعالیٰ نہ سمجھے اسے کافر۔ خدا تعالیٰ اس کی دعائیں سننی چھوڑ دے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے ہم کلام نہیں ہوگا، خدا تعالیٰ اس پر نظر التفات نہیں ڈالے گا، خدا اس کو پاک نہیں ٹھہرائے گا۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سلوک پر مجبور کرسکتا ہوں صرف وہ یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ میں کسی بندہ کو کافر ٹھہرا سکتا ہوں۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکلا کہ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جو ان افضال اور نعمتوں کے وارث ہو رہے ہیں اس زندگی میں جن کا وعدہ ان لوگوں کو دیا گیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک ٹھہراتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جو اپنے رب کریم کی نگاہ میں پیار دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جن سے ان کا پیار کرنے والا خدا ہم کلام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں، خدا تعالیٰ کے وہ بندے جن کے منصوبے خدا کے لئے اور اس کی رضا کے لئے بنائے جاتے ہیں اور وہ کامیاب کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں ساری دنیا میں باہر جاتا ہوں، یہ اعلان کیا کہ وہ اکیلا تھا۔

The whole world got united against him.

ساری دنیا اس کے خلاف متحد ہوگئی ناکام کرنے کے لئے اور وہ اکیلا جو تھا ایک کروڑ بن گیا بانوے، ترانوے سال میں۔

تو جو فرد یا جو افراد یا جو جماعت یہ دیکھتی ہے، اپنی زندگی میں یہ مشاہدہ کرتی ہے کہ جو ان کے منصوبے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ناکام نہیں کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر وہ اسی کی ہدایت کے مطابق وہ منصوبے تیار کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وہ بندے جو خدا تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ پیار جو پانی سے بھرے ہوئے سمندروں کی لہروں میں آپ کو ایک جوش نظر آتا ہے اس کے اندر اس سے زیادہ جوش والا پیار کرتے ہیں اور جتنا پیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ سے حاصل کرنے والے پیار کے مقابلے میں اپنے پیار کو ایک قطرہ بھی نہیں سمجھتے۔ یعنی جتنا پیار کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ بے شمار دفعہ زیادہ پیار خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے ایک لمحہ میں بھی خدا تعالیٰ کو اپنے سے دور نہیں پایا، ہمیشہ قریب پایا

ہے، ان کو اگر دنیا کافر کہے تو دنیا کے اس فتویٰ کی وہ کیا پرواہ کریں گے۔ اگر کریں گے تو بڑے بیوقوف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو ہمیشہ فراست عطا کرتا رہے اور اپنے قرب سے کبھی دور نہ کرے اور کبھی ان کے پاؤں میں لغزش نہ آئے، کبھی شیطان ان پر کامیاب وار نہ کرے۔ آمین۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)